

المنیہ

قادیان ۱۲ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت نواب مبارک بیگم صاحبہ کا بھوڑا آواز آہستہ آہستہ خشک ہو رہا ہے۔ مگر تا حال کمزوری ہے۔ اجاب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی سید احمد علی صاحب ساندھن ضلع آگرہ سے واپس آئے ہیں :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از الفضل بی بی یقیناً شہداء سے بیعت بلا عمامہ

روزنامہ قادیان

یوم شنبہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۳ | ۱۳ ماہ امان ۲۲ : ۱۳ | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۲ | ۱۳ مارچ ۱۹۲۵ | نمبر ۶۱

ہیں اور جس کی وضاحت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل اور اپنی زبان سے فرمائی ہے۔

اس تقریر کا جو اثر تعلیم یافتہ طبقہ پر ہوا اس کا اندازہ کسی قدر اس واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ جن کا الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں بھی ذکر آچکا ہے۔ کہ تقریر کے واقعہ پر ایک معزز شخص نے اپنے دوست کی طرف جو کمیونزم کا حامی تھا متوجہ ہو کر اس سے کہا کہ اگر اراج کی تقریر سننے کے بعد بھی تم نے کمیونزم کی حمایت کی۔ تو تم پر خدا کی لعنت۔ الفاظ مخقر ہیں مگر ان سے تقریر کی اہمیت اور جاہزیت کا اندازہ ہو سکتا ہے :

روزنامہ افضل قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بکرمہ کے متعلق نہایت اہم تقریر

ایک بہت بڑے خطرہ سے بچنے کے لئے قبل از وقت اطلاع

حقیقت یہ ہے کہ کمیونزم کا خطرہ دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اور ان لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ جن کے کانوں تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پہنچی یا آئندہ پہنچے گی۔ اور وہ بیدار ہو کر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں۔ مذہب سے تعلق رکھنے والے تمام لوگوں کو چاہیے۔ کہ کمیونسٹ لوگوں کو اپنے گھر کے پچھلے دروازوں سے داخل نہ ہونے دیں۔ اور ان کی چکنی پیٹری باتوں میں آکر اس حقیقت کو نظر انداز نہ کریں۔ کہ یہ لوگ مذہب کے شدید دشمن ہیں۔ ان کے نزدیک حیات مابعد الموت کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ لوگ اخروی زندگی کے لئے کسی قسم کی

طبقہ جو حقائق پر پوری بخیدگی کے ساتھ غور کرنے کا عادی نہیں۔ یہ سمجھنے لگ گئی ہے۔ کہ روسی نظام حکومت میں ہر شخص کے کھانے ہر شخص کے پینے ہر شخص کے لباس اور ہر شخص کے لئے مکان اور دیگر ضروریات کا پورا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور اس بناء پر کمیونزم کی تعریفیں رطب اللسان ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس سے بہتر نظام اور کی ہو سکتا ہے۔ اگر غریب کی آپس میں بیانیہ آہ و زاری اور بھولوں کے نالے مٹ سکتے ہیں تو اسی نظام کے ذریعہ مگر وہ لوگ جنہوں نے حضور کی تقریر سنی۔ انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ کمیونزم کا نظام اسلام کے اقتصادی نظام کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور نے اپنی تقریر میں عقلی طور پر بھی اور مذہبی اور اقتصادی لحاظ سے بھی واضح فرمادیا۔ کہ یہ نظام ہرگز دنیا کے مصائب کا حقیقی علاج نہیں ہے۔ دنیا اگر اپنی مشکلات کو دور کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کا طریق یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرے۔ اور اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کو ملحوظ رکھے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی

چکیا گیا ہے۔

دنیا کے عقلمندوں اور غور و فکر کا مادہ اپنے اندر رکھنے والوں کو غور کرنا چاہیے۔ آخر یہ بات کیا ہے۔ کہ ایک ایسا انسان جس نے ظاہری علوم کے لئے ناپ سے پیکر تک کا امتحان بھی پاس نہ کیا۔ جس نے ظاہری ڈگریوں سے کوئی ڈگری حاصل نہیں کی۔ وہ مروجہ علوم کے ماہرین اور اعلیٰ پایہ کی ڈگریاں رکھنے والے لوگوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کی زبان سے ایسے علوم ظاہر فرماتا ہے۔ کہ سننے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ اور وہ اہل علم جو طبیعتاً ہی سننے کے عادی نہیں۔ جن کے لئے ایک جگہ جم کر زیادہ دیر تک بیٹھا مشکل ہوتا ہے ایسے متاثر ہوتے ہیں۔ کہ پورے پاپ گھنٹے انتہائی آرام اور سکون کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں۔ اور کئی ایک اقرار کرتے ہیں۔ کہ ان کے علوم میں اس تقریر کے سننے سے بے حد اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت کمیونزم ایک و باکی طرح دنیا میں پھیلتا جا رہا ہے بالخصوص موجودہ جنگ میں جرمنی کے مقابلہ میں روس کے غلبہ اور اقتدار کو دیکھ کر وہ

۲۶ فروری۔ ساڑھے چار بجے بعد دوپہر لاہور میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے اقتصادی نظام کے موضوع پر جو مہتمم باشان خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور جس میں اسلامی تعلیم کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد حضور نے کمیونزم کے بڑے اثرات اور اس کی خرابیوں کی وضاحت فرمائی۔ وہ اپنی ذات میں ہمارے زندہ خدا کا ایک تازہ نشان تھا جو ظاہر ہوا۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ کا یہ کلام ایک دفعہ پھر اپنی پوری شان کے ساتھ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ کہ مصلح موعود جس کے مقدس ہاتھوں پر قوموں کا اجراء مقدر ہے جس نے اسیروں کو رہنما کرنا ہے۔ جس نے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ جس نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو قلوب کی گہرائیوں میں داخل کر کے دنیا کو آپ پر درود اور سلام بھیجنے کے قابل بنانا ہے۔ جس نے کفر اور شرک سے بھری ہوئی دنیا کو آسمانی نور سے منور کر لیا ہے۔ وہ علاوہ اور فضائل و کمالات کے علوم ظاہری اور باطنی سے بھی

امت محمدیہ میں نبوت کے متعلق چند قرآنی حوالے

(۱) قرآن مجید سورہ اعراف میں آتا ہے یا بنی ادم امانا یا تیکورسل فی قصوت علیکم آیاتی... الخ اس آیت میں رسولوں کے تاقیامت آتے رہنے کا وعدہ موجود ہے۔ اسی طرح کی اور آیات بھی ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ رسولوں کی بندش نہیں ہے

(۲) سورہ بنی اسرائیل میں عام قاعدہ بیان ہوا ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنی جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں عذاب نازل نہیں کیا کرتے ہیں غور کا مقام ہے۔ کہ قانون الہی قائم ہو جائے عذاب آ رہے ہیں۔ (جیسے آجکل ہو رہا ہے) پھر کیا یہ انصاف سے بعید نہیں ہوگا۔ کہ اتمام حجت کے لئے پہلے رسول نہ آئے۔

(۳) سورہ کہف کے پہلے رکوع میں جہاں نغصارتے کے خروج اور انکی گذشتہ جہانوں سے جہان میں ایک انقلاب عظیم کے پیدا ہوجانے کا ذکر ہے۔ دہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے کا بھی ذکر ہے۔ کہ وہ ان کے اثرات پر تاسف کر رہے ہونگے۔ آج وہی انقلاب ہمارے سامنے ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی کا تقاضا کر رہا ہے۔ پس قانون الہی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر نفس و جسد عسفری موجود ہونا تو ناممکن ہے۔ ہاں بصورت بروز ممکن ہے۔ اور حدیث شریف میں حضرت جہدی علیہ السلام (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونگے) کے متعلق یوں آیا ہے کہ وہ غم کے مارے رانوں پر ہاتھ مارینگے اپنی کوسج بھی کہا گیا ہے۔ جن کے رول ہونے میں کسی کو شبہ نہیں ہے

(۴) سورہ فتح اور سورہ صف میں ہے۔ هو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودرین الحق لیظہر علی الدین کلہ۔ مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ انبیا علی الدین کلہ کا وعدہ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کے ہاتھ پر جا کے پورا ہوگا۔ اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بروزی نسبت رکھنے کی وجہ سے رسول کہا گیا ہے (۵) سورہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کے آخری حصہ میں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناری لاکھل کہا ہے ایک بروزی رسول کے آنے کی بشارت معہ علامات خصوصہ دی گئی ہے۔ جسکا مصداق سوائے حضرت جہدی علیہ السلام کے اور کوئی نہیں ہوگا۔

(۶) سورہ فرقان میں ایک رسول کا ذکر آتا ہے جو نشان دادہ علامات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ کسی ایسے زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ جب قرآن مجید کی عظمت لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائے گی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن محض یہی طور پر پڑھا جائیگا۔ اس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نکلتا کرے گا۔ کہ یا رب ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مصحورا۔ حضرت مرزا صاحب کا ایسے ہی وقت میں مبعوث ہونا اور قرآن کے بارے میں شاکی ہونا قابل غور ہے۔

فرماتے ہیں کہ دردا کہ حسن صورت فرماں عیاں نمائد آل خود عیاں مگر اثر عارفاں نمائد مردم طلب کنند کہ اعجاز آل کجاست صد حیف و صد دروغ کہ اعجاز دل نمائد یوسف شینہ ام کہ شدش کارواں میں دایں یوسفی کہ سچ کش کاروانانہ اگر کوئی کہے کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود مراد ہیں۔ اور یہ نظارہ قیامت کو پیش ہوگا۔ تو اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس وقت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر امتی امتی کے الفاظ امت کی ربانی کے متعلق ہونگے یا معاذ اللہ امت کو بکروانے کے متعلق شکایت ہوگی ہوگا۔ استغفر اللہ۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ یہ شاکی کوئی اور رسول ہے۔ جو امت محمدیہ میں مبعوث ہوگا اور ہو بھی گیا۔ (۷) سورہ دھان میں جنگ عظیم کے چھوٹی

یاد دھوئیں کے سے اثرات والی بیماری یعنی انفلوئنزا Influenza عربی الف العنبرا کے بطور عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے۔ جسکی تشریح یوں آئی ہے کہ مومن کو زکام ہوگا۔ اور دھواں منافق کے کانوں اور آنکھوں میں گھسے گا۔ اس سورہ میں جہاں اس بیماری کا ذکر ہے۔ وہاں اس سے پہلے ایک رسول کے بھی آچکنے کا ذکر ہے۔ جسے معلم مجنون کہا گیا ہوگا اس کا مصداق عیاں ہے۔ اور علامات مذکورہ شاہد ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے سوائے اور کوئی نہیں ہوگا۔

(۸) سورہ مرسلات میں قرب قیامت کی علامات میں سے ایک علامت (و اذا الرسل اذنت کے اندر) یہ ہے۔ کہ جب ہر قسم کے مذہب زمین پر بہ ہدایت مجموعی شکل کھائے ہونگے۔ اور ان پر اتمام حجت کے لئے کل رسول (من حیث رسالت) ایک ہی بروز میں جمع کر دیئے جائینگے۔ تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت جہدی علیہ السلام ہی ہونگے۔ جو ان جملہ انبیاء کا بروز ہو کر پیش ہونگے۔ (تکلمہ مجمع البحار) حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ اس بارہ میں قابل غور ہے

ہر نبی زندہ شد بہ آدمم ہر رسولے نہاں پیر ابہم میں کبھی آدم کبھی موسے کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں میں میری بیٹیاں اک شجر ہوں جسکو داؤدی صفت کے پھل گے میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار ظاہر ہے کہ جملہ رسولوں کا جو بروز ہوگا وہ کوئی اعلیٰ پایہ کا رسول ہی ہوگا۔ جو جملہ مکذہب عالم پر حجت قائم کرنے کے لئے تعینات کیا جائیگا۔ اگر کہا جائے کہ وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے۔ تو ایسا خیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے مترادف ہوگا۔ قرآن مجید میں ان کی دو حیثیتیں بیان ہوتی ہیں۔ ایک خادم کی دوسری مخدوم کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو وہ اللہ تعالیٰ کے خادم ہیں۔ مگر خاتم النبیین ہونے میں وہ انبیاء کے مخدوم ہیں۔ رسالت عامہ کا کام خادم کو سجاتا ہے۔ (گو نام سرداری کا ہوگا)۔ میں اس

کام کی تعمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم حضرت جہدی علیہ السلام ہی کے لئے موزوں تھی۔ اور انہی کے سپرد ہونے ہے۔ (۹) سورہ مزمل رکوع اول کے آخر میں قرب قیامت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ذکر ہے۔ جس کی علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس وقت نیچے پڑھنے ہو جائینگے یعنی انکی توانے عقیدہ جہدی بختہ ہوگا یا بال عقیدہ ہو جائینگے۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ دکھلا رہا ہے۔ اس وقت آسمان سے درپے نشان ظاہر کر رہا ہوگا۔ یہ ساری باتیں تقاضہ کرتی ہیں۔ کہ ایسے اوقات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ جو رسول سے کم مرتبے کا نہیں ہو سکتا۔ پس وہ آئندہ رکوع کے اخیر کی آیت دکان وعدہ مفعول قابل غور ہے

(۱۰) سورہ تکویر میں بارہ علامات بطور شرط بیان ہو چکنے کے بعد جزا میں جبرئیل کے نزول کا ذکر ہے۔ جسکا محیط سوائے بروزی رسول کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بارہ علامت پوری صفحہ سے پنجاب کے سوائے کسی اور مشابہ خطہ زمین پر ظہور پذیر نہیں ہوتیں۔ خصوصاً واذا المیۃ سئلتم بائیں ذنب تہمت کاتشان ایسا ہے کہ وہ پنجاب کے سوائے اور کہیں وقوع میں نہیں آیا۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل نوٹ راجحوت اقوام... پر غور ہو

راجحوت اقوام اوضاع و اطوار کے لحاظ سے عربی اقوام کے بہت مشابہ ہیں۔ رنگت نول اور جنگلوں میں رہنا۔ قومی مشوروں اور مباحہ شادی کے لئے بیری کے درختوں کے نیچے جمع ہونا۔ گھوڑوں سے محبت۔ بلے بال رکھنا۔ جنگ جونی۔ مہمان نوازی قومی خودداری اور غیرت۔ فریادی کی امداد پر فخریہ آنا۔ صنف نازک کی پاسداری کرنا بلکہ قومی غیرت کے مارے اپنی لڑکیوں کو خود مار دینا اور اپنے آپ کو اس بارے میں حق بجانب سمجھنا یا تو اہل عرب کا خاصہ تھا۔ یا ہند کی راجحوت اقوام کا۔ دنیا کی باقی اقوام اس سے معرا ہیں۔ پھر زمانہ قدیم کے عربی لٹریچر میں ہندی تلواریں تریف وسیف مہند کے الفاظ میں لکھی گئی ہیں

مسح موعود کے زمانہ میں پچھلی سچی خوابیں دیکھتے ہیں

ایک عربی شاعر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں قصیدہ کہا تو تشبیہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سیف من سیوف الحمد مسلول کہا۔ (جس کی اصلاح حضور نے سیف من سیوف اللہ مسلول کے الفاظ سے فرمادی) اس گہری مشابہت اور تعلق کو یہ نظر تنقید دیکھ کر ایک محقق یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ راجپوت ایک عربی قوم ہے۔ جو کسی زمانے میں عاد (آد) شمو (سود) الراعی (رائی) اقوام کی طرح اپنے ملک کو چھوڑ کر ہندوستان کی طرف نکل آئی۔ اور نیز یہ کہ جن مورخین نے دہلی کے پوران راجپوت راجہ پر تھی راج (جسے رائے پتھورا بھی کہتے ہیں) کی نسل اہل عرب سے ملانی ہے وہ راستی پر ہیں بلکہ جس شخص نے کورک چھتر کے پانڈوؤں کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ کوئی راز کی بات کہتی ہوئی۔ تو وہ آپس میں عربی میں کیا کرتے۔ اس نے بھی جھوٹ نہیں کہا۔ راجپوت لوگ اپنے مورخان اعلیٰ میں برہما یعنی ابرام۔ ابراہام یا ابراہیم اور اکتور کو یعنی اسحاق و علیہما السلام کا نام بڑے ذوق سے لیتے ہیں۔ پھر راجپوتوں نے باوجود اختلاط کے ہند کی باقی اقوام کے اثر کو اب تک قبول نہیں کیا۔ بلکہ اپنے آپ کو ہر طرح ممتاز رکھا ہے۔ اور نہ ان کی اصل کہیں باقی اقوام سے ملتی ہے۔ بعض انہیں اعزازاً چھتری (کشتری) کہہ دیتے ہیں۔ اور راجپوت بھی اسے (ایک عزت کا خطاب سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں۔ کیونکہ چتری بمعنی چتر دھری (چو دھری) راجہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے (یعنی ایسا شخص جس کے سر پر چتر ہو) راج خود عربی لفظ ہے۔ جو اصل میں رای دیائے ساکن) ملا خط کنندہ یا رائے دینے والا یا پھر راع (یعنی پرانے والا سردار) تھا۔ دونوں اعزازی خطاب تھے۔ جو پبلک اپنے نائندگان اور سرکردوں کو دیا کرتی تھی۔ فرعون مصر راع یا راع کہلاتے تھے۔ مثلاً راع امران۔ راع مرغی جنہوں نے اہرام مصر بنوائے تھے) راع سیس راع منقظا جنہوں نے بنی اسرائیل پر تشدد کیا تھا وغیرہ وغیرہ پھر پنجاب اور یو۔ پی میں راجہ دھیر کی اولاد کے بھٹیوں کے سوائے جو میاں یا چودھری

کہلاتے ہیں۔ باقی کل بھٹی راجا کہلاتے ہیں رگورنٹ نے بھی رائے صاحب یا رائے بہادر یا رائے بہادر خطاب اس اعزاز کی بنا پر قائم کئے ہیں) ضلع تنگ اور سرگودھا کے بھٹی جو کثیر مقدار میں راجہ عنبر یا عطر کی اولاد ہیں۔ سب رائے صاحب کہلاتے ہیں۔

الراعی بھی شمالی عرب کی ایک قوم تھی۔ جو ہند میں آکر رائی کے نام سے مشہور ہو گئی۔ مگر وہ کاشتکاری اور مال مویشی پرانے کے شغل میں لگی رہی اور زیادہ ترقی نہ کر سکی۔ راجپوت تلوار کے ایسے دھنی رہے۔ کہ انہوں نے خلیفہ مامون جیسے بادشاہ کی تلوار کا بھی منہ پھیر دیا۔ اور اس کے لشکر کو منہ سے بھاگتے بنی۔

حضرت معین الدین اجیری علیہ الرحمۃ کو رسول ہند کہا جاتا ہے۔ انہوں نے آکر راجپوتوں میں رہنا پسند کیا۔ اور اس شجاع قوم کو اسلام کی تعلیم دی۔ اسلام پھیلا اور رسوم بد کی بہت کچھ اصلاح ہو گئی۔ مگر دختر کشی کی قبیح رسم بند ہونے میں نہ آئی۔ حتیٰ کہ لارڈ بنٹنگ (گورنر جنرل ہند) تنگ آکر کلکتے سے چلا۔ اور مدینۃ المسیح یعنی قادیان کے قریب (یعنی امرتسر) میں آکر جلسہ کیا۔ اور راجپوت سرداروں سب کو یہاں بلا کر ان سے عہد لیا۔ اور دختر کشی کو قانوناً بند کیا۔ اور جیسا کہ محولہ بالا آیات قرآنی میں بطور پیشگی مذکور ہے کہ دختر کشی حکماً بند کی جائے گی۔ وہ یہاں آکر پورا ہوا۔ یہ ایک تقدیر الہی کا نوشتہ تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بروز اعظم حضرت مہدی علیہ السلام کے مقام نزول یعنی پنجاب کے متعلق نشان دہی کر گیا تھا۔ یعنی جس سرزمین میں یہ بارہ کی بارہ علامات پورے طور پر ظہور پذیر ہوگی (جن میں سے ایک دختر کشی ہے۔ کی حکماً بندش بھی ہے) وہاں پر ایک شخص ایک قول کو پیش کر گیا۔ جو فی الاصل حضرت جبرائیل علیہ السلام کا قول ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت سارے جہان کے لے آئیگا۔ مگر لوگ اسے مجنون اور اسکی وحی کو شیطانی وحی قرار دیں گے۔ اور خدا کے مواخذہ میں آجائینگے۔ نوٹ: اس سورہ کی پہلی دو آیات میں جو تکویر شمس اور انکدار نجوم کا ذکر ہے۔ وہ اجتماع خدین ہونے کی وجہ سے قانون قدرت کی رو سے ناممکن الوقوع ہے سوائے ایک

یہ سب نبی کی کتاب باب ۲ میں آخری زمانہ کی جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ "خدا فرماتا ہے۔ کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا۔ کہ میں اپنے روح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا۔ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کرینگی۔ اور تمہارے جوان رویا، اور تمہارے بڑھے خواب دیکھیں گے۔ بلکہ میں اپنے بندوں اور اپنی بندویوں پر بھی ان دنوں میں اپنے روح میں سے ڈالوں گا۔ اور وہ نبوت کریں گی۔ اور میں اوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیوں یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤنگا۔ سورج تاریک اور چاند خون ہو جائیگا۔ بیشتر اس سے کہ خداوند کا غنیم اور جلیل دن آئے۔ اور یہ ہوگا۔ کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا۔ نجات پائے گا۔ اس حوالہ میں ایک طرف تو خوریزی اور آگ کے نازل ہونے اور دھوئیں کے ظہور کی خبر دی گئی ہے۔ جس میں زہریلی گیس اور گولوں اور توپوں کے پھٹنے سے جو دھواں نکلتا ہے۔ اور بیماری وغیرہ سب امور شامل ہیں۔ اور کسوف و خسوف کے متعلق بھی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ ان سب امور کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو قبل از وقت بتا دیا۔ کہ اب ان نشانوں کے ظہور کا وقت آ گیا ہے۔ ایک طرف تو خدا فرماتا ہے۔ کہ اس قسم کی تباہی لوگوں پر آئیگی۔ لیکن دوسری طرف فرماتا ہے۔ کہ انتشار و عاقبت اس قدر ہوگا۔ کہ وہ جماعت جو خدا کی نام لیوا ہوگی ان کے بچے اور جوان اور بڑھے سچی اور صحیح خوابیں دیکھیں گے۔ جن میں غیب کی باتیں ان پر کھولی جائیں گی۔ اس حوالہ میں نبوت سے مراد یہی ہے۔ میرے نزدیک احمدی نوجوانوں اور بچوں کی ان خوابوں کو بھی جمع کرنا چاہیے۔ جو غیب کی باتوں پر مشتمل ہیں۔ اور وہ پوری ہو چکی ہیں۔ کیونکہ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

اجاب یہ خوش گھبرنوسن چکے ہیں۔ کہ مولوی محمد دین صاحب مبلغ افریقہ جو پیدائندگان

کی لٹ میں تھے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس خوشخبری کے ملنے پر کم مولوی ابوالخطاب صاحب نے جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ ان کے بچوں عزیزان عطا اللہ امتہ اللہ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ اسی ضمن میں میں اپنے بچے عزیز صلاح الدین کے خواب کا بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ میری اہلیہ صاحبہ نے اپنے خط مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۲ء کو لکھا۔

"مولوی محمد دین صاحب کا ابھی تک علم نہیں ہوا۔ وہ ابھی تک گم شدہ ہیں۔ صلاح الدین نے خواب دیکھی ہے۔ اور یہ خواب حضرت صاحب کو بھی ہوئی۔ بہت اچھی ہے۔ اس نے دیکھا۔ کہ سمندر بہت وسیع ہے۔ اور اسے تر تک پھیلا ہوا ہے۔ اور میں سمندر کو دیکھ رہا ہوں۔ اور خیال آیا۔ کہ اسی میں مولوی صاحب ہونگے۔ کہ اتنے میں سر دکھائی دیا۔ میں نے دیکھا اور کہا کہ مولوی صاحب آپ نکل آئیں۔ انہوں نے سرا دیا کیا۔ اور کہا کہ میں سخت ٹھٹھا ہوا ہوں۔ اس پر میں نے ان کو ٹھوڑی سے پکڑ کر دونوں ہاتھوں سے ادب کر کے باہر نکال لیا۔ اور کہا ہوں۔ کہ مولوی صاحب چلو پلٹ فارم پر تاکہ قادیان کی گاڑی پر سوار ہو جائیں۔ وہ کہنے لگے۔ کہ میں ذرا گرم ہو جاؤں۔ اس پر گاڑی چلنے کو تیار تھی۔ تو میں نے جا کر کہا کہ گاڑی ذرا ٹھہرائیں۔ ہم نے قادیان جانا ہے۔ یہ ہمارے مولوی صاحب ہیں۔ انہوں نے بھی جانا ہے۔ اور ہم سوار ہو گئے۔ جب عزیز صلاح الدین نے یہ خواب دیکھا۔ اس وقت ان کی عمر نو سال کی تھی۔ چھوٹے بچوں کو سچی خوابوں کا آنا بھی اس امر کی علامت ہے۔ کہ یہی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا تھا۔ مبارک میں وہ جنہوں نے خدا کے فرستادہ کو شناخت کر لیا۔ کیونکہ وہی ہیں۔ جو نجات پائینگے۔ خاک رحلال الدین شمس از لندن۔

۴۴ صورت کے نبی جب بدر کمال یعنی چودھوی رات کا چاند نصائے عالم پر موجود ہو۔ فضائے نبوت کا بدر کمال چودھوی صبح کا نام ہے۔ جس ظہور کی علامات کا اس سورہ میں ذکر کرنا اصل مقصود ہے۔

علامت ہے۔ کہ یہی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا تھا۔ مبارک میں وہ جنہوں نے خدا کے فرستادہ کو شناخت کر لیا۔ کیونکہ وہی ہیں۔ جو نجات پائینگے۔ خاک رحلال الدین شمس از لندن۔

جماعت احمدیہ کیا ہے (حقیقاً) کے پھوٹے بڑے احباب کا قابل شکر اخلاص

احمدی مبلغین کا وفد جو مغربی افریقہ کے لئے مولوی عبدالخالق صاحب کی امارت میں روانہ ہو چکا ہے۔ جب کیا بیر (حقیقاً) پہنچا تو زبان کی جماعت نے نہایت ہی محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ اس بارے میں مولوی عبدالخالق صاحب نے جو خط حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایضاً اللہ کی خدمت میں لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

مفسر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایضاً اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سیدی باہم ۱۲ کو بغداد سے روانہ ہو کر ۱۴ کو حیدرآباد کے قریب پہنچے مولوی محمد شریف صاحب کیا بیر میں موجود تھے۔ وہ کسی کام کے لئے حقیقاً گئے ہوئے تھے۔ کوئی بڑا آدمی بھی جی میں نہ تھا۔ چند بچے جن کی عمر چھ سے گیارہ سال تک تھی۔ وہ ہمیں دیکھ کر ہنسنا پھینکا ہر ایک نے اپنے ملک کے رواج اور دستور کے مطابق مصافحہ کیا اور ہاتھ کو پوس دیا۔ اس کے بعد ہمارا سامان گدھوں پر لاد کر دار التلیغ لے آئے۔ نماز ظہر اور عصر سے جب فارغ ہوئے تو نہایت غلصہ سے کرم اسعد صاحب تشریف لائے۔ خیریت دریافت کرنے کے بعد کھانے کے لئے گھر لگئے۔ جب کھانا دسترخوان پر چیا گیا۔ تو فرمائے لگے کہ یہ ماٹھہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ پس کچھ حضور کے طفیل ہے۔ ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک مسلک میں منسلک کر دیا۔ آپ مشرق کے رہنے والے تھے اور ہم مغرب کے۔ کوئی کسی کو نہ جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہمیں ایک کر دیا۔ حضور کی خیریت اور قادیان کے حالات دریافت کئے۔ کھانے کے بعد دار التلیغ میں واپس آئے۔ چل جوں دستقل کو علم ہوا ملاقات کے لئے تشریف لائے رہے ہر ایک اخلاص و محبت میں نیامی رنگ رکھنا ہر ایک کا سب سے پہلا ہی حال ہوتا کہ حضرت امیر المؤمنین ایضاً اللہ تعالیٰ کا کیا حال ہے نہایت ادب و احترام سے حضور کو یاد کرتے خیریت کی خبر سن کر اور قادیان کے حالات معلوم کر کے بہت خوش ہوتے۔ مغرب کے قریب مولوی صاحب تشریف لائے۔ دوستوں کے ساتھ تعارف کرایا۔

اکثر دوست انہیں کہتے کہ ہم نے اپنے آنے کی اطلاع پہلے سے بذریعہ تار کھول دی تھی تاکہ جماعت کے دوست حقیقاً استقبال کے لئے آتے۔ ہم نے مخالفت کی کہ ہمارا سفر لاری کا تھا اور ہمیں یقینی علم نہ تھا۔ کہ کب آپ کے پاس پہنچیں گے۔ مغرب کی نماز کے لئے اذان ہوئی تو سب بچے نماز کے لئے دوڑ کر مسجد میں آگئے نماز کے بعد سبحان اللہ و بچوں کا اور درود کا ذکر لیتا واز سے کیا۔ ان کی پیاری پیاری آواز دل کو بہت بھلی معلوم ہوتی۔ یہ بچے خدا کے فضل سے نہایت ہی اچھی تربیت پا رہے ہیں دعا ہے کہ مولانا کو ان کو امدیت کا صحیح نمونہ بنائے اور ان کے ذریعہ سے اس ملک میں تبلیغ کو وسعت حاصل ہو۔ حضور ان کے لئے دعا فرمائیں یہاں کے مخلصین کی جماعت کو دیکھ کر دل کو بہت خوشی ہوتی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللام کو اپنی آنکھوں کی سے پورا ہوتے دیکھ کر ہمارے دل عذبات شکر سے بھر گئے اور خدا کے دھرم پر ایک عینی شہادت ملی کہ اس نے جو یہ فرمایا تھا کہ لیصلون علیک صلحاء العرب و ابدال الشام ان تک اور پاک لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جنکے دینے جانے کا خدا نے اپنے مسیح سے وعدہ فرمایا تھا۔ وہ رات دن آپ پر درود بھیجتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کو ہر لحاظ سے ترقی دے۔ اور دوسرے ممالک میں بھی ان جیسے مخلص اور جان نثار خدام امدیت پیدا ہوں۔ آمین

کھانے کا انتظام باری باری دوستوں کے مگر ہوتا۔ اور اچھی سی اچھی چیز کھانے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور کھانا کفرش ہوتے۔ اور خدا کا شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے مسیح پاک کے خادموں کی خدمت کا موقع عطا کیا۔ ہم لاری کے ذریعہ شرق الارض کے راستے عمان پہنچے۔ ایک رات وہاں قیام کیا اور چند نوجوانوں کو پیغام حق پہنچایا۔ پھر وہاں چل کر بیت المقدس پہنچے۔ ایک رات یہاں قیام کیا بیت المقدس میں جا کر حضرت سلیمان کی قبر پر دعا کی۔ مسجد اتھنی میں نوافل اکر نماز ٹھہر و عصر ادا کیں۔ اسلام کی ترقی اور شان و شوکت کیلئے دعا کریں۔ خاندان حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کے لئے درگاہ رب العزت میں نہایت عاجزی سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔ حضور کے ارشاد کے بموجب یہاں پر ایک دو ماہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ تاکہ عمر بولنا آجائے۔ ۲۰ بجلی کی اور پرانی عربی میں بہت فرق ہے عراق کے علاقہ میں تو ایک حرف بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہاں کچھ نہ کچھ سمجھ میں آجاتا ہے۔ اس لیے کچھ عرصہ تک یہ وقت بھی دور ہو جائے گی۔ حاجی عبداللطیف صاحب نے بغداد کے بزرگوں کے منور مقامات جو کہ قابل دید تھے دکھائے۔ اور آتے ہوئے انہوں نے ساڑھے بارہ دینار راستے کے

خرچ کے لئے دیئے۔ کچھ لاری کے ذریعہ کافنی خرچ ہو گیا تھا۔ میں نے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا آپ یہ دو بیہ مرکز میں بھیج دیں۔ مگر وہ نہ مانے اور کہا کہ یہ سب آپ لوگوں کے خرچ کے لئے ہے اسی طرح ساڑھے چار دینار مولوی محمد شریف صاحب کے لئے دیئے۔ اور بیٹے روزم وہاں رہتے سب خرچ خود ادا کرتے رہے۔ اگر ہم خرچ کرتے تو ناراض ہوتے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکے رزق میں کثرت فرمائے۔

مسلمانان پونچھ احمدیہ مسجد کی تعمیر کے حامی ہیں

پونچھ میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے زمین دینے کا جو سوال ریاست کے ذریعہ پونچھ اس کے متعلق حقائق اور واقعات احباب کرام الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ میں نے انہی حقائق کی بنا پر اخبار "اصلاح" مری نگر میں ایک مضمون لکھ کر مسلمانان پونچھ سے اپیل کی تھی کہ وہ مسجد کی تعمیر جیسے نیک کام میں روک نہ لیں۔ نیز از روئے تعلیم اسلام نصیحت کی تھی کہ وہ ایک مسجد کی تعمیر میں موٹا اٹکا کر گنہ کے مرتکب نہ ہوں۔

میرے اس مضمون کے جواب میں مولوی محمد یوسف صاحب صدر المدرسین مدرسہ تعلیم القرآن پلندری نے اخبار صادق (پونچھ) میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں میرے دلائل کا جواب دینے کا جملے سارا زور تعلیم اس امر پر صرف کیا ہے کہ احمدی اگرچہ اپنے آپکو مسلمان خیال کرتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب اور ان کے ہمراہوں کو بے غم خود امدیوں کو مسلمان خیال نہیں کرتے۔ اس لئے احمدیہ مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنا ان کا فرض لوہین ہے۔

حالانکہ مولوی صاحب کو علم ہے کہ جس فرقہ سے وہ خود تعلق رکھتے ہیں۔ انکو بھی باقی فرقوں کے علماء و مسلمان خیال نہیں کرتے۔ اور اگر مولویوں کے فتوے پر جائیں۔ تو پھر کوئی فرقہ بھی مسلمان نہیں رہ جاتا۔ کیونکہ بقول اہل حدیث امرت سر کفر کے فتوے استخوان کے ڈھیلوں یا براتی کیڑوں کی طرح دہ بد پھر رہے ہیں۔

کفر کے فتووں کی حقیقت تو آپ کو اپنے ایک مضمون سے معلوم ہوگئی۔ جن فتووں کی یہ تصدیق ہو

ان کی بنا پر احمدیوں کی مسجد میں رکاوٹ ڈالنا کہاں کی دوائی ہے۔ اگرچہ مولوی محمد یوسف نے نہایت ہی نامور اور اختیار رکھتے ہیں۔ اور احمدیوں کی دل آزاری میں کوئی گسراٹھا نہیں رکھی۔ مگر میں اسے حوالہ دیکھ کر ہوں۔ کیونکہ یہ اپنے اپنے اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ انہوں نے اپنی روش سے اگرچہ دعوت دی ہے کہ میں اس کے جواب میں ہر فرقہ کے علماء کے فتوے دوسرے فرقوں کی نسبت درج کر دوں۔ مگر ان میں اس قدر گستاخاں اچھا لگیا اور اشتغال انگیزی کی گئی ہے کہ میں انہیں درج کر کے مسلمانان پونچھ کی جن میں ہر فرقہ و مشرب سے تعلق رکھتے ہیں وہ جو درج دل آزاری میں کرنا چاہتا صرف مولوی صاحب کی تسلی کے لئے مولوی صدیق حسن صاحب کی رائے درج کر دیتا ہوں۔ جو ان کو فرساز اور اور اختلاف برپا کرنے والے علماء فقہاء اور مدرسین کے لئے درج کی گئی ہے۔ لکھتے ہیں "سو یہ بڑے بڑے فقہاء۔ یہ بڑے بڑے مدرس۔ بڑے بڑے رائے درج کر دیشی جو ڈکھا دینداری اور خدا پرستی کا بجا رہے ہیں۔ مذہب۔ تائید باطل۔ تقلید مذہب۔ تقلید شرب میں مذہب عوام کا لالہ تمام ہیں۔ پچھو تو بیت کے بندے۔ نفس کے مرید۔ ابلیس کے شاگرد ہیں۔ جنہیں مشکل ان کی دوستی دشمنی۔ ان کے باہم اردو کو فقط اسی حد تک کہنے کے لئے ہے۔ نہ خدا کے لئے عذر عمل کے لئے (اترکب الراؤضہ)

اس زمانہ کے علماء و مفتیان کی کفر سازی کے متعلق انہی کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

۱۷۹۲	جمہاد بشیر احمد صاحب ایک ماہ کی آمد اور ۲۵ لاکھ مال	۱۸۰۸	۲۷۱۷۰	بشیر احمد صاحب ایک ماہ کی آمد	۱۸۲۶	۲۳۱۲۲	محمد صدیق صاحب ایک ماہ کی آمد
۱۷۹۳	۲۷۱۸۷	۱۸۰۹	۲۷۶۳۸	رحمت خاں صاحب ایک ماہ کی آمد	۱۸۲۷	۲۷۵۵۲	غایت اللہ صاحب شہر ہزاری و کس قادیان دو ماہ کی آمد
۱۷۹۴	۲۳۲۲۹	۱۸۱۰	۲۷۰۹۸	محمد علی صاحب	۱۸۲۸	۱۸۲۶	نذیر احمد صاحب چکوالی
۱۷۹۵	۲۳۱۶۸	۱۸۱۱	۱۹۰۲۶	والدار محمد صدیق صاحب دو ماہ	۱۸۲۹	۱۸۲۷	محمد حمید احمد صاحب
۱۷۹۶	۲۳۱۶۷	۱۸۱۲	۲۷۰۹۸	محمد صدیق صاحب	۱۸۳۰	۱۸۲۸	انار صاحب - کوٹ بھیرو - جہلم - ساری جائیداد
۱۷۹۷	۲۷۱۶۷	۱۸۱۳	۲۳۱۲۵	عبدالحمید صاحب	۱۸۳۱	۱۸۲۹	عبدالرشید صاحب کلک بنوں دو ماہ کی آمد
۱۷۹۸	۲۷۱۰۷	۱۸۱۴	۱۹۰۷۷	ہدایت علی صاحب	۱۸۳۲	۱۸۳۰	چودھری بدر الدین صاحب فیض اللہ چک گورداسپور ایک ماہ کی آمد
۱۷۹۹	۲۳۲۶۵	۱۸۱۵	۲۳۲۷۰	عبدالغنی صاحب	۱۸۳۳	۱۸۳۱	منظور حسین صاحب - چیمور شیخوپورہ - ساری جائیداد
۱۸۰۰	۲۷۹۳۶	۱۸۱۶	۲۳۲۶۳	خوشی محمد صاحب	۱۸۳۴	۱۸۳۲	مسعود احمد صاحب
۱۸۰۱	۲۷۶۷۹	۱۸۱۷	۲۷۱۰۷	محمد شفیع صاحب	۱۸۳۵	۱۸۳۳	لفیظ صاحب - یو چودھری کراچی ساری جائیداد - دو ماہ کی آمد
۱۸۰۲	۲۷۰۹۷	۱۸۱۸	۲۷۶۷۳	بشیر احمد صاحب	۱۸۳۶	۱۸۳۴	سلطان احمد خان صاحب پنجاب رجسٹر
۱۸۰۳	۲۷۰۲۳	۱۸۱۹	۱۹۰۹۷	بشیر احمد صاحب	۱۸۳۷	۱۸۳۵	فضل کریم صاحب بیٹا سارٹوہ ٹیک سنگھ ایک ماہ کی آمد
۱۸۰۴	۲۳۲۳۵	۱۸۲۰	۲۷۰۹۷	والدار کلک مولوی محمد عبداللطیف صاحب دو ماہ	۱۸۳۸	۱۸۳۶	میاں سنی محمد صاحب چکوال - جہلم ایک ماہ کی آمد
۱۸۰۵	۲۷۰۳۶	۱۸۲۱	۲۷۰۳۶	بوٹ میکرمیاں غلام حیدر صاحب	۱۸۳۹	۱۸۳۷	محمد سعید انسپرٹ بیت المال قادیان - ایک ماہ کی آمد
۱۸۰۶	۲۳۱۹۷	۱۸۲۲	۲۳۱۹۷	غلام مرتضیٰ صاحب	۱۸۴۰	۱۸۳۸	کرم دین صاحب سولین ڈرائیور لاہور چھ ماہ کی آمد
۱۸۰۷	۲۳۲۷۷	۱۸۲۳	۲۳۲۷۷	مولوی فضل الہی صاحب	۱۸۴۱	۱۸۳۹	عبدالرزاق صاحب نیشنل دارالفضل قادیان

۱۸۴۰ء تک منظور حسین صاحب بنوں سارٹوہ ٹیک سنگھ کی آمد - راجپوت صاحب چکوال

لکھنؤ آملہ سیرائل سبڈ نمبر ۵
 تمام دماغی کام کرنے والے اشخاص مثلاً طلباء
 و کلاڈ آڈیٹرز تجارت کے لئے ایک بیش قیمت
 تحفہ ہے۔ کمزوری دماغ و اعصاب لکھنؤ آملہ سیرائل
 کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ عمدہ چیز ہے
 نائٹوں مالکہ فروخت ہو رہا ہے۔ معزز
 حضرات کے سینکڑوں تقریبی خطوط موجود
 ہیں۔ آپ بھی منگنا کر فائدہ اٹھائیے۔ قیمت
 ۷۵ فی پونڈ علاوہ محصول۔ دوکانداروں
 کو خاص رعایت ملنے کا پتہ :-
ایس ایم عبد اللہ احمد مالگورا کسزیر آباد

درخواست دعا
 میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے
 بیمار ہے۔ اردہ میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب
 کے زیر علاج ہے۔ پنی سیلین کے ٹیکے کے علاج
 کوئی الحال کم گھنٹے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔
 کیونکہ عزیز کو کم آنک بخار ہو گیا تھا۔ یہی
 بے حد رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات
 نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست
 ہے کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے
 درود دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے
 فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔
 اور اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔
 خاک سگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

لو اسیر - حقیقہ - خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالیٰ سو فی صدی یہ دوا کامیاب
 ثابت ہوئی ہے۔ قیمت دو روپے نو آنے
درد گروہ - علاج گروہ - گروہ ارشد میں درد پتھری اور شباب رک رک کر آنا یا شانہ میں پتھری
 کی ہر قسم کی مرض کیلئے از حد مفید ہے قیمت پانچ روپے - پتھری ستون - گروہ - شانہ پتھری خواہ کسی حصہ جسم
 میں ہو - ستون بلا تکلیف خارج کرتی ہے قیمت تین روپے ۱۲ آنے - کاپنہ - دی بنگال پوینو فاریسی لپور وڈ قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام
 مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان
 کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے جسم پتھری
 زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئینگے۔ مہدی کا
 ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے
 اور اسلام منوائیں گے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی
 نہ امتی نبی ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام
 سے خارج ہیں۔ نوڈ بانڈ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ پیلیج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقائد
 موکد لبد اب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار
 روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالنے ہی رہتے
 ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالنے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے
 عقائد سراسر غلط ہیں۔ اس لئے جو بھوٹا حلف موکد لبد اب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔
 اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرات نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی
 ہنجیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کرینگے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دینگے
 کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک
 دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق
 ہم نے ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ
 صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

عبداللہ دین سکندر آباد دکن
 Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیتل اور یورینیم کے برتن
 کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ اگر فروری
 ۱۹۵۴ء سے پیتل کے برتنوں کی انتہائی
 قیمتوں میں اور کمی کر دی گئی ہے؟ ان تمام
 برتنوں پر جو حکومت کی مہیا کی ہوئی پیتل کی
 چادروں سے بنے ہیں۔ ان کی مقررہ انتہائی
 قیمت کا ٹھہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ ان قیمتوں
 کی شرح ایک روپیہ دس آنے سے لیکر ۲ روپیہ
 پونڈ تک، مراد آبادی برتنوں کی انتہائی قیمت
 جن پر دونوں طرف مراد آبادی قلعہ ہو۔ ۲ روپیہ
 ۱۲ آنے فی پونڈ ہے۔ پیتل کے دوسرے برتنوں
 کی قیمت ۲ روپیہ ۵ آنے فی پونڈ سے زیادہ نہیں
 ہو سکتی۔ کنٹرول کی قیمت سے زیادہ ہرگز نہ دیکھے
 ۲۔ حکومت ہند کی نگرانی میں تیار کئے ہوئے
 ایلیومینیم کے برتن بہت معقول مقدار میں تقریباً
 خریداروں کے لئے مہیا کئے جائینگے۔ اور کنٹرول
 کی قیمتوں پر فروخت ہوں گے۔ جو موجودہ قیمتوں
 سے بہت کم ہونگی۔

حکومت

حکومت ہند پرنسپل سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کام جاری رکھیں۔

کراچی ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء تیرے پیر
سندھ اسمبلی میں سپیکر نے گورنر کا یہ حکم
پڑھ کر سنایا کہ کارروائی جہاڑتہ پر
موقوف کر دی جائے۔ ایڈیشنل ایڈیشنل
میاں ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے
اپنی وزارت کا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔
دہلی ۱۲ مارچ۔ بھاری میاںوں نے
ہندوستان کے اڈوں سے آڑ کر سنگاپور
میں بم باری کی۔

گوئیو ۱۲ مارچ۔ وزیر اعظم جاپان نے
پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن نے
جزائر مریانا میں اپنی ہوائی فوج کو بہت
مضبوط کر لیا ہے۔ جس سے جاپان پر دشمن
کے ہوائی حملوں کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ مزید
سپاہ دشمن کا ایک بیڑہ ہمارے ملک کے
زریقی پانیوں میں گھس آیا ہے۔ اور
دشمن کے طیارہ بردار جہازوں سے ہمارے

کانفرنس میں شامل ہونے والے تمام ممالک کے
وزراء اس میں شریک ہوں گے۔ اور اس وجہ سے
ہندوستان کے ذیلی گٹیوں میں کوئی غیر سرکاری
ممبر نہیں لیا گیا۔
وائٹ ہاؤس ڈیپارٹمنٹ ہیرسٹونڈ ہنٹل نے
کہا کہ کچھ نچین پارا اور سنگھ بھوم کے درگاہوں
میں سال بھر میں ایک سو تیس تالیس اچھن
تیار ہو سکیں گے۔ اس سے بھاری ضرورت کا
پورا پورا پورا ہو جائے گا۔ ایک تیسری درگاہ
بنانے کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

پٹنہ اور ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء صبح
اسمبلی میں ڈاکٹر خاں صاحب نے سردار محمد
اوزنگ زیب خان صاحب کی وزارت
کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی۔ جو
۸ کے مقابلہ میں ۳۴ ووٹوں کی کثرت سے
منظور ہوئی۔ سردار صاحب نے وزارت
کا استعفیٰ گورنر کے پیش کر دیا۔ گورنر نے
انہیں کہا ہے کہ نیا انتظام ہونے تک

واشنگٹن ۱۳ مارچ۔ تین سو بھاری بیڑے
نے مریانا کے اڈوں سے آڑ کر جاپان کے صنعتی
شہر گوئیو پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور شہر کے وسط میں
پانچ مربع میل رقبہ پر دو ہزار تین آتش افروز
گولے پھینکے۔ اس خبر کی تصدیق بھی ہو گئی ہے۔
کہ فلپائن کے جنوبی سرے پر امریکن فوج منڈاناؤ
کے جزیرے پر اتر گئی ہے۔ چند روزہ ہے۔ جو
امریکن فوج ڈیمونگا میں اترتی تھی۔ وہ اس کا
دور بڑھ چکی ہے۔ یہ فوج اچانک اس جزیرہ پر
اتر گئی تھی۔ جاپانی اسے دیکھ کر ہکا بکا ہو گئے۔
اور بہت سے جاپانی پہاڑوں میں بھاگ گئے۔
میاں ایک سو اڑھائی اڈہ پر امریکن قبضہ ہو چکا ہے۔
۳۰ جی میں جزیرہ کے مشرقی کنارے کے بڑے
حصہ پر امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔ جاپان
کی مقابلہ کی سکت یہاں بالکل ٹوٹ رہی ہے
پیرس ۱۲ مارچ۔ جنرل ڈیگال نے اعلان
کیا ہے کہ ہندوستان میں جو لوگ جاپانیوں کو نقصان
پہنچانے والی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔
وہ فرانسیسی حکومت کے شورہ سے کراہے ہیں۔
اور ان کے بارے میں فرانسیسی حکومت اتحادی
حکومتوں کے ساتھ خط و کتابت کر رہی ہے۔
لندن ۱۲ مارچ۔ ریڈ رائن کے مشرقی کنارے پر اتحادی
سورج اب زینل لیا اور تین میل چوڑا ہو چکا ہے
تیسری امریکن فوج کو سوتے اب اس پر من
فوج کا دستہ کاسٹل کے لئے بڑھ رہے ہیں
جہاں اور تیسری امریکن فوجوں کے باہم مل
جانے سے گھر گئی ہے۔ ویزل کے محاذ پر بھی
اب دشمن کے مقابلہ کی سکت بالکل ٹوٹ گئی ہے
شمال میں آڑ کر بڑے بڑے گروہوں میں دشمن تک
مان کے تمام مشرقی کنارے پر اب پورا قبضہ ہے
اتحادی میاںوں نے اسے پڑے اور کا حملہ
کیا۔ اور بہت سے دستہ وہ پھر برلین پر پہنچے
مشرق قازان کے بارے میں تازہ خبر یہ ہے۔ کہ
روسیوں نے مشرق کے مغرب میں ۲۵۰ حاکمات
اور چھین لے ہیں۔ اب وہ گورنگ کی علیحدگی سے
دس میل سے لگے ہوئے خاص ڈنگ سے
روسی ماسک کے قاصد پر ہیں۔

بلک پر ہوائی حملے تشریف ناک حد تک
بڑھ گئے ہیں۔ جنگ میں مستقبل کی کچھ
مشگولہ نہیں کہ جا سکتی۔ موجودہ صورت
حال بہت نازک ہے۔ ممکن ہے دشمن
بہ راست جاپان پر حملہ کر دے۔ جاپانی
فوج حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن ترافی کرینگے۔
پیرس ۱۲ مارچ۔ ۹ مارچ کو کچھ
جرمن جہاز ہارڈسٹے جو غالباً زوردار
انگلستان کے جزیروں سے آئے تھے
نارنڈی کے ساحل پر گرنے کی نیند گاہ پر
اترے۔ حملہ بارہ ایک بجے لات ہوا۔
کچھ نقصان ہوا۔ فریقین کا جانی نقصان بھی
ہوا۔ اور حملہ آور کچھ اتحادی سپاہیوں کو قیدی
بنائے گئے۔
زیورخ ۱۲ مارچ۔ سوئٹزرلینڈ
اور اتحادی گورنمنٹوں میں یہ معاہدہ عمل
میں آ گیا ہے کہ جرمنی کو سوئٹزرلینڈ کے
کے ذریعہ سوئٹزرلینڈ کے اندر سے جاتی ہے اٹلی کی
جرمن فوجوں کے ساتھ سلسلہ رکھنے کی اجازت
نہیں دی جائے گی۔ اور اٹلی کا لوٹ کا مال بھی
واپس نہیں کیا جائے گا۔

رعایتی اعلان

چند مفید تجرباتی

- ۱۔ صیایا بچوں کے سوکھے سان۔ دستوں۔ پینھی۔ تے۔ دیر سے دانت
نکلنے اور چلنے۔ کئی خون۔ کمزوری اور دیگر عوارض کے لئے بہت ہی مفید
اور آڑوہ دو ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
- ۲۔ آمانی بے قاعدہ یا ر کے ہوتے کام کے دور کرنے کے لئے اگر بے قیمت تین لپٹے
- ۳۔ انامی بے سیلان الرحم۔ لسیکو ریا اور رحم کے دیگر عوارض کے
لئے اگر بے قیمت تین روپے
- ۴۔ القوہ ہر قسم کی کمزوری کے لئے (اور ہر ایک کے لئے) بہت
ہی مفید ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ باضمہ کو بڑھاتی ہے۔
ہمت۔ پھرتی اور چستی اور خون صالح پیدا کرتی ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے
- ۵۔ شبانی مردانہ ضعف اور عوارض کے لئے بہت ہی
سریع الاثر کی ہے۔ قیمت چار روپے

ایم ہاشمی پوسٹل کمپنیز کلکتہ

تسلحیت کے متعلق ایک تازہ شہادت

مکرم جناب سردار خاں صاحب ترنگڑی قریر
فرماتے ہیں۔۔۔ گزشتہ چند سالانہ کے عرصہ پر
مخدوم خاں صاحب آٹ چار سہ کی ذہنی
سلاجیت آفاقی کی بہت صفحہ سنی۔ اس پر
بھی آپ کے دو تہ ایک لکھنے۔ کرتے ٹریڈ سی۔
لیکن مریض نے استعمال نہ کیا۔ ان ایام میں
پر پھر بیماری کا سخت حملہ ہوا۔ میں
دن بے حد حکایت رہی۔ اس اثنا میں تمام
سورخان صاحب برادرم مخدوم خاں صاحب آٹے اور
انہوں نے تسلحیت کھلانے کا صلاح دی۔ اس پر
مریض کو سلاجیت کھلائی گئی اور وہ تین روز میں
بیماری عرق النساء شخصیں ہوئی تھی جس کے لئے دو دفعہ
فوج کھلا گیا۔ اور آخری علاج ہی کرایا گیا۔
قائدہ نہ ہوا۔ مریض کو کھلا تو لے اور سلاجیت
دی۔ پی کر دیں تاکہ سلاجیت ختم ہونے سے پہلے پہنچے
قیمت آفاقی سلاجیت فی تولہ
حکیم عبدالعزیز خاں حکیم حادق
مالک طبیب عجمی گھر قاریان